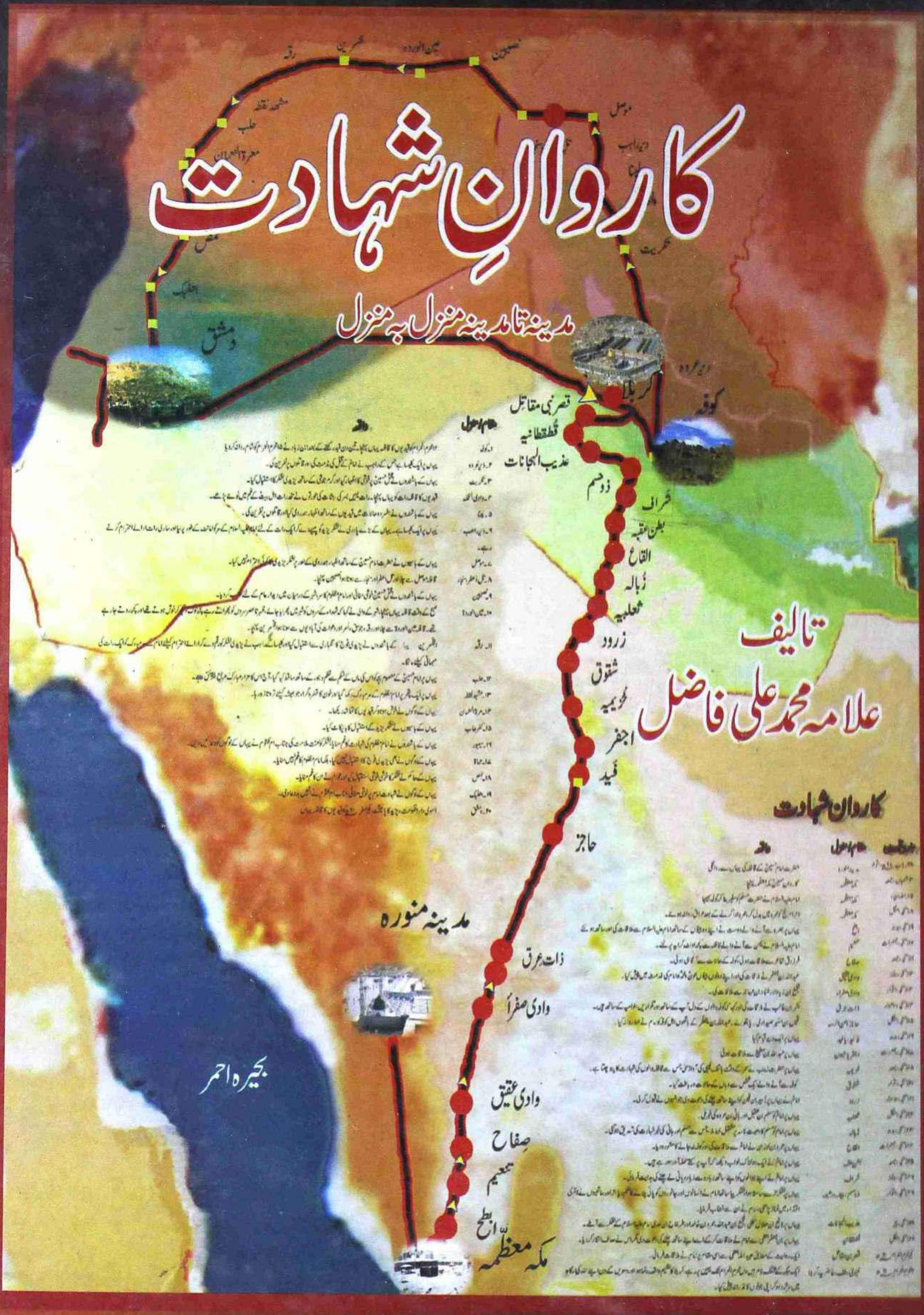

کاروانِ شہادت
مدینہ تا مدینہ منزل بہ منزل
تالیف
علامہ محمد علی فاضل
دمشق
کربلا
کوفہ
قصر بنی مقاتل
قطقطانیہ
عذیب الہجانات
ذوحسم
شراف
بطن عقبہ
القاع
زبالہ
ثعلبیہ
زرود
شقوق
خزیمیہ
اجفر
فید
حاجز
مدینہ منورہ
ذات عرق
وادی صفراء
وادی عقیق
صفاح
تنعیم
ابطح
مکہ معظمہ
بحیرہ احمر
کاروان شہادت

قال سیّد الشّہدآء ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام :

............اِنَّمَا خَرَجْتُ لِطَلَبِ الْاِصْلَاحِ فِی اُمَّةِ جَدِّی ....

کاروانِ شہادت

مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

HadiTV

تالیف

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل مدظلہ العالی

ناشر:

مکتبۃ الہادی

جامعۃ الکوثر۔ اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تعارف کتاب

نامِ کتاب: کاروانِ شہادت، مدینہ تا مدینہ، منزل بہ منزل

تالیف: حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ محمد علی فاضل،

پیشکش: ہادی ٹی وی اسلام آباد مرکز

ناشر: مکتبۃ الہادی_جامعۃ الکوثر **اسلام آباد**

تعاون: جامعہ امام جعفر صادق علیہ السلام (رجسٹرڈ)

راجن پور، پنجاب پاکستان

فنی تعاون: مہدی فاضل

ملنے کا پتہ: مکتبۃ الہادی۔ جامعۃ الکوثر سیکٹر H-8/2

اسلام آباد فون: 0333-6446072

اشاعت دوم: 2010ء

ہدیہ: -/350 روپے

۱۱۔ شقوق
(اتوار ۲۰/ ذی الحجہ ۶۰ ھ)

(معجم البلدان جلد ۳ ص ۳۵۶) میں ہے کہ ''شقوق'' کوفہ سے مکہ جانے والے راستے پر ''واقصہ'' کے بعد ایک جگہ کا نام ہے۔

چونکہ سرکارِ شہادت کا کاروان، منزلِ خزیمیہ پر ایک دن اور ایک رات قیام کر چکا تھا لہٰذا آپ کا یہ قافلہ مقام شقوق پر بروز اتوار ۲۰/ ذی الحجہ ۶۰ ھ پہنچا، (ابن عساکر، مقتل خوارزمی، مناقب ابن شہر آشوب جلد ۴ ص ۹۵، الامام الحسین واصحابہ ص ۱۶۵، الملہوف) میں ہے کہ اس منزل پر امام عالیمقامؑ نے ایک شخص کو آتے دیکھا تو اسے اپنے پاس بلا کر کوفہ کے حالات دریافت فرمائے، اس نے عرض کی: ''فرزند رسولؐ! کوفہ اور عراق کے لوگ آپ کی مخالفت پر متحد ہو چکے ہیں اور آپ سے لڑنے کیلئے بھی ہم پیمان ہو چکے ہیں''

یہ سن کر امام عالیمقامؑ نے فرمایا:

''اِنَّ الْاَمْرَ لِلّٰهِ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَرَبُّنَا تَبَارَكَ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ''

تمام امور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جو چاہتا ہے انجام دیتا ہے، ہمارے بابرکت رب کے ہر روز خاص ارادے ہوتے ہیں...... پھر اس کے بعد آپ نے یہ اشعار پڑھے

۱. فَاِنْ تَكُنِ الدُّنْيَا تُعَدُّ نَفِيْسَةً	فَدَارُ ثَوَابِ اللّٰهِ اَعْلٰى وَاَنْبَلُ
۲. وَاِنْ تَكُنِ الْاَمْوَالُ لِلتَّرْكِ جَمْعُهَا	فَمَا بَالُ مَتْرُوْكٍ بِهِ الْحُرُّ يَبْخَلُ
۳. وَاِنْ تَكُنِ الْاَرْزَاقُ قِسْمًا مُقَدَّرًا	فَقِلَّةُ حِرْصِ الْمَرْءِ فِي الْكَسْبِ اَجْمَلُ
۴. وَاِنْ تَكُنِ الْاَبْدَانُ لِلْمَوْتِ اُنْشِئَتْ	فَقَتْلُ امْرِءٍ بِالسَّيْفِ فِي اللّٰهِ اَفْضَلُ
۵. عَلَيْكُمْ سَلَامُ اللّٰهِ يَا آلَ اَحْمَدٍ	فَاِنِّيْ اَرَانِيْ عَنْكُمْ سَوْفَ اَرْحَلُ

❁ اس دنیا کی زندگی اگر بعض لوگوں کی نگاہ میں قیمتی اور گرانبہا ہے، تو خداوند عالم کا ثواب اور جزا اس سے زیادہ قابلِ قدر اور قیمتی ہے۔

❁ اگر مال کا جمع کرنا اس لئے ہے کہ آخر اسے چھوڑ جانا ہے، تو پھر کسی شریف آدمی کو کیسے زیب دیتا

ہے کہ وہ اس کے بارے میں بخل سے کام لے۔

❁ اگر انسان کی روزی اور رزق تقسیم اور مقرر شدہ ہے تو پھر روزی کمانے میں انسان جتنا کم حرص کرے اتنا ہی بہتر ہے۔

❁ اگر بدن مرنے کے لئے ہی پیدا کئے گئے ہیں تو انسان کا راہ خدا میں قتل ہو جانا کتنا بہتر ہے؟

❁ اے آلِ احمدؑ! تم پر خدا کا درود و سلام ہو! اور میں بھی خود کو دیکھ رہا ہوں کہ بہت جلد تمہارے پاس سے کوچ کرنے والا ہوں۔

تاریخ اعثم کوفی کے مطابق اسی منزل پر فرزدق شاعر کی امام علیہ السلام کے ساتھ ملاقات ہوئی، جبکہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ منزلِ صفاح پر یہ ملاقات ہوئی تھی، لیکن سید بن طاؤس فرماتے ہیں کہ امام علیہ السلام نے مذکورہ اشعار فرزدق ہی کے اس استفسار پر ارشاد فرمائے تھے، جب اس نے پوچھا کہ: ''آپ کوفیوں سے کیسی امیدیں وابستہ کر کے ان کی طرف جا رہے ہیں جبکہ وہ آپ کے چچازاد بھائی مسلمؑ کو قتل کر چکے ہیں؟!''

امام عالیمقامؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا، خدا مسلم پر رحمت فرمائے، مسلم خدا کی رحمت، بہشت اور رضوان کو سدھار گئے اور جو کچھ ہمارے ذمہ ہے وہ ہم نے پورا کرنا ہے اس کے بعد مندرجہ بالا اشعار پڑھے۔

۱۲۔ زرود

(پیر ۲۱/ ذی الحجہ سنہ ۶۰ ھ)

(معجم البلدان جلد ۴ ص ۳۲۷، مراصد الاطلاع جلد ۲ ص ۶۶۴ میں ہے کہ) کوفہ کی طرف سے مکہ جانے والوں کے راستے میں ''ثعلبیہ'' اور ''خزیمیہ'' کے درمیان ایک جگہ کا نام ''زرود'' ہے اس کا خزیمیہ سے ایک میل کا فاصلہ ہے، یہاں پر ایک بہت بڑا حوض ہے، جبکہ مراصد الاطلاع کے مطابق یہ جگہ مکہ کے راستے پر ''رمل'' کے بعد واقع ہے، اور یہاں پر قصرِ اصفر بھی ہے، شاید وہی قصرِ زرود ہو، زرود کے مقام پر ایک خاص واقعہ رونما ہو چکا ہے جسے ''یومِ زرود'' کہتے ہیں۔

بہر حال (حیاۃ الامام الحسینؑ جلد ۳ ص ۶۶، الامام الحسینؑ واصحابہ ص ۱۶۶ میں ہے کہ) کاروانِ عزم و وفا ۲۱/ ذی الحجہ بروز پیر یہاں پر پہنچا، امام علیہ السلام نے یہاں سے کچھ فاصلے پر چند خیمے لگے ہوئے دیکھے، پوچھا یہ خیمے کس کے ہیں؟ بتایا گیا زہیر بن قین کے ہیں!


عراق
دجله
فرات
بغداد
دمشق
كربلا
كوفه
قصر بنى مقاتل
عين الرهميه
عذيب الهجانات
بيضه
ذوحسم
مغيثه
واقصه
بصره
شراف
قرعاء
بطن عقبه
قاع
زباله
شقوق
بطان
ثعلبيه
حائل
زرود
خزيميه
اجفر
فيد
توز
سميرا
حاجر
مغيثه الماوان
ماء السليله
رياض
مدينه
عمق
معدن بنى سليم
افيعيه
مسلح
دریای سرخ
غمره
ذات عرق
صفاح
جده
بستان بنى عامر
مسير حركت امام حسين(ع)